© rasailojaraid.com

خلافت ارض اور علم الاسماء کی نسبت سے

پندرھویں صدی ھجری میں مسلمانوں کی ذمہ داریاں

محمد شہاب الدین ندوی

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ھے کہ عرفان ذات باری کے بعد بارگاہ ایزدی سے انسان کو سب سے پہلا جو علم دیا گیا وہ ''علم الاسماء،، (علم اشیائے عالم) تھا۔ انسان کو اس علم سے سرفراز کئے جانے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ انسان مظاہر کائنات اور ان کے خواص سے بخوبی آگاہ ھوکر ان سے فائدہ اٹھائے اور ''خلافت ارض،، (زمین میں جانشینی) کے تقاضوں کو پورا کرے۔

علم اشیاء اور خلافت ارضی بظاہر دو الگ چیزیں معلوم ھوتی ھیں اور ان میں باھم کوئی تعلق دکھائی نہیں دیتا۔ مگر غور کرنے سے واضح ھوجاتا ھے کہ ان دونوں میں بہت گہرا ربط و تعلق ھے۔ اسی وجہ سے قرآن حکیم میں خلافت اور''تعلیم اسماء،، کا بیان ساتھ ساتھ آیا ھے :

و اذ قال ربك للملئكة انی جاعل فی الارض خليفة ط قالوا أتجعل فيها من يفسد فيها و يسفك الدماء ج و نحن نسبح بحمدك ونقدس لك ط قال انی اعلم مالا تعلمون . و علم آدم الاسماء كلها ثم عرضهم علی الملئكة فقال انبئونی باسماء هؤلآء ان كنتم صادقين . قالوا سبحنك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العليم الحكيم. قال يآدم انبئهم باسماءهم فلما انبأهم باسمائهم قال الم اقل لكم انی اعلم غيب السموات والارض و اعلم ما تبدون وما كنتم تكتمون .

ترجمہ : اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ھوں۔ تو انھوں نے کہا کیا تو اس میں ایسی ھستی کو بنائے گا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو اس میں فساد اور خون ریزی برپا کرے، حالانکہ ھم برابر تیری تسبیح وتقدیس میں لگے ھوئے ھیں۔ ارشاد ھوا کہ میں وہ بات جانتا ھوں جو تم نہیں جانتے۔ اور اس نے آدم کو تمام اسماء (ناموں) کا علم دے دیا، پھر ان (اسماء) کو فرشتوں کے سامنے (مجسم شکل میں) پیش کرکے کہا کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ھو (کہ ھمارے علاوہ کسی اور کو خلیفہ بنانے کی کیا ضرورت ھے) تو ذرا مجھے ان چیزوں کے نام تو بتادو۔ فرشتوں نے عرض کیا کہ تو پاک ھے ھم کو (ان چیزوں کا) کوئی علم نہیں، سوائے اس کے جتنا کہ تو نے ھم کو سکھا دیا ھے۔ یقیناً تو بڑا ھمہ دان اور حکمت والا ھے۔ (تب) ارشاد ھوا اے آدم ! ان کو ان (چیزوں) کے نام بتا دو تو آدم نے ان کو تمام چیزوں کے نام بتادئے۔ اللہ نے فرمایا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں ھی زمین اور آسمانوں کی تمام پوشیدگیوں سے واقف ھوں، اور ان باتوں کو بھی جانتا ھوں جو تم ظاھر کرتے ھو اور جو تم (اپنے دلوں میں) چھپاتے ھو۔ (بقرہ : ۳۰ - ۳۳)

ان آیات کریمہ میں سب سے اھم مسئلہ یہ ھے کہ ''وعلم آدم الاسماء کلھا،، (اور اس نے آدم کو تمام اسماء کا علم دے دیا یا تمام نام بتادیے) سے کون سا علم مراد ھے یا اس کا اطلاق کن چیزوں پر ھوتا ھے ؟ اور دوسرا مسئلہ یہ ھے کہ اس علم کا خلافت ارض سے کیا تعلق ھے اور موجودہ دور میں اس کی اھمیت کیا ھے ؟ انہی دو مسئلوں کی تنقیح اس وقت مطلوب ھے۔

''الاسماء کلھا،، (تمام ناموں) سے مراد مفسرین کی تصریحات کے مطابق تمام موجودات عالم اور تمام مخلوقات کے نام اور ان کے آثار و خواص کا علم ھے۔ یہ ایک بہت وسیع علم ھے۔ جس کو ھم مختصر طور پر بطور ایک اصطلاح ''علم الاسماء،، (علم کائنات) کہہ سکتے ھیں۔ اس ضمن میں چند تفسیری اقتباسات ملاحظہ ھوں :

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسماء (واحد اسم) : اسم کا مفہوم عربی زبان میں اردو کے ''نام،، سے کہیں زیادہ وسیع ہے ۔ اسم وہ ہے جس کے ذریعہ کوئی چیز جانی پہچانی جائے (تفسیر ماجدی، ۱/۰۷، طبع ثانی)

کسی چیز کا اسم اس کی علامت ہوتی ہے، اسم‌الشئی علامتہ (قاموس بحوالہ ماجدی) .

اسم کے اصل معنی ہیں جس سے کسی شے کی ذات معلوم کی جاسکے ۔ الاسم ما یعرف به ذات الشئی (مفردات راغب) .

''اور یہ شناخت ممکن نہیں جب تک کہ اعراض، خواص، آثار کا علم بھی ساتھ ساتھ نہ ہو۔۔۔۔ یہ تو لفظی معنی ہوئے، آیت کی تفسیر میں محققین نے مراد معلومات اشیاء سے لی ہیں اور اسماء کے ساتھ مسمیات اور ذوات و خواص اشیاء کو شامل کیا ہے ۔ اور اشیاء کے اسماء سے مراد ان کے آثار و خواص کا علم لیا گیا ہے ۔ گویا سارے علوم تکوینی آدم و بنی آدم کو ودیعت کر دئے گئے،، (تفسیر ماجدی) ۔

یہ گویا تمام تفاسیر کا حاصل اور خلاصہ مطالب ہے ۔ مگر میں اس بیان کو مزید مدلل کرنے کی غرض سے اس سلسلے میں چند مستند تفسیروں سے کچھ مزید تفصیلات پیش کروں گا ۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین آلوسی بغدادیؒ اپنی تفسیر میں مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ اس سے علوی و سفلی اور جوہری و عرضی ہر اعتبار سے تمام موجودات عالم مراد ہیں :

و قیل المراد بها اسماء ما کان وما یکون الی یوم القیامة، و عزی الی ابن عباس رضی الله تعالی عنهما۔ و قیل اللغات، و قیل اسماء الملئکة و قیل اسماء النجوم، و قال الحکیم الترمذی : اسماؤه تعالی، و قیل وقیل وقیل ۔ والحق عندی ما علیه اهل الله‌تعالی، وهو الذی یقتضیه منصب الخلافة الذی علمت، وهو انها اسماء الاشیاء علویة

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

او سفلية جوهرية او عرضية ۔ و يقال لها اسماء الله تعالی عندهم باعتبار دلالتها عليه و ظهوره فيها غير متقيدبها ۔ ولهذا قالوا ان اسماء الله تعالی غير متناهية ۔

ترجمه : اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ان تمام چیزوں کے نام ہیں جو واقع ہو چکی ہیں اور جو قیامت تک واقع ہونے والی ہیں ۔ اور اس قول کی نسبت حضرت ابن عباسؓ کی طرف کی گئی ہے ۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد زبانیں ہیں ۔ ایک قول ہے کہ مراد فرشتوں کے نام ہیں ۔ ایک قول ہے مراد ستاروں کے نام ہیں ۔ اور حکیم ترمذی نے کہا ہے کہ اس سے مراد اسماء الٰہی ہیں ۔ اسی طرح کے اور اقوال بھی مروی ہیں ۔ اور میرے نزدیک حق بات وہی ہے جس پر اہل اللہ قائم ہیں ۔ اور وہ وہی (علم) ہے جو منصب خلافت کا مقتضی ہے، اور وہ ہے تمام چیزوں کے نام، خواہ وہ علوی ہوں یا سفلی، جوہری ہوں یا عرضی ۔ اور انہی چیزوں کو دیگر اقوال کے مطابق اسمائے الٰہی بھی کہا جاسکتا ہے، کیونکہ یہ چیزیں اس (کے وجود و صفات) پر دلالت کر رہی ہیں، اور اسماء و صفات ان میں ظاہر ہو رہی ہیں، مگر انہی میں مقید نہیں ہیں ۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ اسمائے الٰہی بے پایاں ہیں ۔ (تفسیر روح المعانی، ۱ / ۲۲۴)

تفسیر ابن کثیر میں حضرت ابن عباسؓ کا ایک قول مروی ہے :

قال هي هذه الاسماء التي يتعارف بها الناس : انسان و دواب وسماء و ارض و سهل و بحر و خيل و حمار و اشباه ذلك من الاسم و غيرها : فرمایا کہ یہ وہ نام ہیں جن سے لوگ متعارف ہیں (جیسے) انسان، چوپائے، آسمان، زمین، میدان، سمندر، گھوڑا، گدھا اور انہی جیسے دیگر انواع و اقسام ۔ (جلد ۱، ص ۷۳)

و قال مجاهد : اسم كل دابة و كل طير و كل شئ : مجاہد نے کہا کہ اس سے مراد ہر چوپایہ، ہر پرندہ اور ہر چیز کا نام ہے ۔ (حوالہ مذکور)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والصحیح انه علمه اسماء الاشیاء کلها ذواتها و صفاتها وافعالها کما قال ابن العباس حتی الفسوة والفسیة : صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالی نے آدمء کو تمام چیزوں کے نام، ان کے ذوات (ہستیاں) ان کی صفات اور ان کے افعال کا علم دے دیا تھا، جیسا کہ ابن عباسرض نے فرمایا ہے، یہاں تک کہ گوز اور پھسکی تک کا علم (تفسیر ابن کثیر)

اس کے بعد علامہ ابن کثیررح نے اس قول کی مزید تائید کے طور پر بخاری شریف کی ایک حدیث سے بھی استدلال کیا ہے (جو ایک طویل حدیث ہے اور اس کا وہ ٹکڑا ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے جس پر مدار استدلال ہے) ۔ اس حدیث کے مطابق لوگ قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے پریشان ہوکر سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے اس طرح مخاطب ہوں گے :

. . . . . انت ابو الناس، خلقك الله بیده، واسجدلك ملائکته، و علمك اسماء کل شئی، فاشفع لنا عند ربك . . . آپ تمام لوگوں کے باپ ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اور آپ کو تمام فرشتوں سے سجدہ کرایا، اور آپ کو تمام چیزوں کے نام بتادئیے ۔ پس آپ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کیجئے ۔ (بخاری کتاب التفسیر، بحوالہ تفسیر ابن کثیر)

اس حدیث کی تائید میں ابن کثیر نے مسلم، نسائی اور ابن ماجہ کی روایت بھی پیش کی ہے ۔ پھر اس کے بعد فرماتے ہیں :-

فدل هذا علی انه علمه اسماء جمیع المخلوقات، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو تمام مخلوقات کے اسماء بتادئیے تھے (تفسیر ابن کثیر، ۱/۷۳)

علامہ ابن کثیررح نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بہت مدلل ہے اور حدیث شریف کی تصریح کے بعد تو اس میں مزید کلام کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی بنا پر اکثر مفسرین نے اسماء سے یہی مفہوم مراد لیا ہے اور اس کے متعدد پہلوؤں پر بحث کی ہے۔

علامہ زمخشری رح اس آیت کی تحقیق میں فرماتے ہیں کہ یہاں پر مضاف الیہ کو حذف کر کے مضاف کو اس کا قائم مقام بنا دیا گیا ہے:

(وعلم آدم الاسماء کلها) أی اسماء المسمیات، فحذف المضاف الیه لکونه معلوماً مدلولاً علیه بذکر الاسماء لان الاسم لابد له من مسمی: ناموں سے مراد چیزوں کے نام ہیں۔ تو یہاں پر مضاف الیہ (مسمیات) کو، اسماء کے مذکور ہونے کی وجہ سے معلوم و مدلول ہونے کی بنا پر حذف کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اسم کے لئے اس کا مسمی ہونا ضروری ہے۔

پھر فرماتے ہیں:-

فان قلت فما معنی تعلیمه اسماء المسمیات؟ قلت: أراه الأجناس التی خلقها، و علمه ان هذا اسمه فرس، و هذا اسمه بعیر، و هذا اسمه کذا و هذا اسمه کذا، و علمه احوالها وما یتعلق بها من المنافع الدینیة والدنیویة: اگر تم کہو کہ آدمؑ کو چیزوں کے نام سکھانے کے کیا معنی ہیں؟ تو میں کہوں گا کہ اللہ تعالی نے اپنی تخلیق کردہ تمام اجناس آدمؑ کو دکھا دیں اور انہیں بتایا کہ یہ گھوڑا ہے، یہ اونٹ ہے اور یہ فلاں چیز ہے اور یہ فلاں۔ اور پھر اس نے ان تمام چیزوں کے حالات، ان کے متعلقات اور دینی و دنیوی تمام منافع بھی بتا دئے۔ (تفسیر کشاف، ۱/۲۷۲)

علامہ جصاص رازی رح فرماتے ہیں کہ اس لفظ (الاسماء) کے عموم میں اس کے تمام معانی داخل سمجھے جائیں گے (اصول فقہ کی رو سے)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یدل علی انه علم الاسماء کلها لآدم، اعنی الاجناس بمعانیها لعموم اللفظ فی ذکر الاسماء : یہ بیان اس پر دلالت کر رہا ہے کہ اللہ نے آدمؑ کو تمام اسماء سکھا دئے تھے - یعنی لفظ کے عموم کی بنا پر اپنے تمام معانی و مفہومات سمیت اجناس (موجودات عالم کی) مراد ہیں - (احکام القرآن، ۱ / ۳۱)

پھر اس کے بعد بطور دلیل تحریر فرماتے ہیں :

و انه علمه ایاها بمعانیها اذ لا فضیلة فی معرفة الاسماء دون المعانی، وھی دلالة علی شرف العلم و فضیلته : اور اس نے یہ تمام اسماء اپنے معانی و مفہومات کی ساتھ سکھائے ہیں - کیونکہ بغیر معانی کے محض اسماء کی پہچان فضیلت کی کوئی بات نہیں ہے - اور یہ چیز علم کے شرف اور اس کی فضیلت پر دلالت کر رہی ہے - (حوالہ مذکور)

امام رازیؒ اس لفظ (الاسماء) کے اشتقاق اور اس کے لغوی مفہوم پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :

من الناس من قال قوله و علم آدم الاسماء کلها ای علمه صفات الاشیاء و نعوتها و خواصها - والدلیل علیه ان الاسم اشتقاقه اما من السمة او من السمو فان کان من السمة کان الاسم ھو العلامة - و صفات الاشیاء و نعوتها و خواصها دالة علی ماھیاتها - فصح ان یکون المراد من الاسماء الصفات - و ان کان من السمو فکذالك، لان دلیل الشئی کالمرتفع علی ذلك الشئی - فان العلم بالدلیل حاصل قبل العلم بالمدلول - فکان الدلیل اسمی فی الحقیقة - فثبت انه لاامتناع فی اللغة ان یکون المراد من الاسم الصفة :

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ارشاد باری ”و علم آدم الاسماء کلھا،، سے مراد چیزوں کی صفات، ان کی تعریفیں اور ان کے خواص ہیں - اور اس پر دلیل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ ہے کہ اسم یا تو ''سمۃ،، سے مشتق ہوگا یا ''سمو،، سے۔ اگر اس کو سمۃ سے مشتق قرار دیا جائے تو وہ ''علامت،، کے معنی میں ہوگا۔ چونکہ چیزوں کی صفات، ان کی تعریفیں اور ان کے خواص ان کی ماہیات پر دلالت کرتے ہیں اس لئے اشیاء سے مراد ان کی صفتیں لینا درست ہوگا۔ اور اگر اس کو ''سمو،، سے مشتق قرار دیا جائے تب بھی اس سے یہی مراد ہوگا۔ کیونکہ کسی چیز کی دلیل اس چیز سے بلند ہوتی ہے۔ اس لئے کہ دلیل کا علم مدلول سے پہلے حاصل ہوتا ہے۔ لہذا دلیل حقیقتاً زیادہ بلند ٹھہری۔ اس طرح ثابت ہوا کہ لغت کی رو سے اسم سے مراد (اس کی) صفت لینا ممنوع نہیں ہے۔ (تفسیر کبیر، ۱ / ۲۰۸)

علامہ رشید رضارح نے اس موضوع پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے اس کا فلسفہ اس طرح سمجھایا ہے:

(و علم آدم الاسماء کلها) ای اودع فی نفسه جمیع الاشیاء من غیر تحدید ولا تعیین، فالمراد بالاسماء المسمیات عبر عن المدلول بالدلیل، لشدة الصلة بین المعنی و اللفظ الموضوع له، و سرعة الانتقال من احدهما الی الآخر، والعلم الحقیقی انما هو ادراك المعلومات انفسها، والالفاظ الدالة علیها تختلف باختلاف اللغات التی تجری بالمواضعة والاصطلاح فهی تتغیر و تختلف والمعنی لا تغییر فیه ولا اختلاف۔

یعنی: اللہ تعالی نے آدم کی ذات میں تمام چیزوں کا علم بے حد و بلا تعین ودیعت کر دیا۔ لہذا اسماء سے مراد مسمیات ہیں، مدلول کو دلیل سے تعبیر کیا گیا ہے، کیونکہ ایک تو لفظ موضوع له اور معنی کے درمیان قوی تعلق پایا جاتا ہے اور دوسرے ایک کے ذکر کے ساتھ ہی ذہن فوراً دوسرے کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔ علم حقیقی دراصل بجائے خود معلومات کا ادراک کرنا ہے۔ اور وہ الفاظ جو ان معلومات پر دلالت کرنے والے ہوتے ہیں وہ موقع و محل اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اصطلاح کے اعتبار سے مختلف و متغیر ہوتے ہیں، مگر نفس معنی میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ (تفسیر المنار، ۱ / ۲۶۲)

حاصل یہ کہ ''اسماء،، سے مراد ان کے مسمیات (اس عالم آب گل کی تمام ہستیاں اور کل موجودات) اور ان کے تمام آثار و خواص اپنے تمام معانی و مفہومات کے ساتھ ہیں۔ بعض مفسرین نے ایک قدم اور آگے بڑھا کر تمام علوم و فنون کو بھی اس لفظ کے عموم میں داخل کر دیا ہے۔ مثلاً قاضی بیضاوی رحمہ تحریر فرماتے ہیں:

الهمه معرفة ذوات الاشياء و خواصها واسماء ها و اصول العلم و قوانين الصناعات و كيفية آلاتها: آدمؑ کو اس نے چیزوں کی ہستیاں، ان کے خواص، ان کے نام، علم کے اصول، صنعتوں کے قوانین اور صنعتوں میں استعمال ہونے والے آلات کی کیفیت (غرض سب کچھ) الہام کر دیا۔ (تفسیر بیضاوی)

صاحب روح المعانی نے بھی اپنی تفسیر میں اس عبارت کو دھرایا ہے۔ گویا انہیں بھی اس نظریہ سے اتفاق ہے۔

شیخ طنطاوی جوہری رحمہ نے لکھا ہے:

و الهمه المعرفة والاختراع وسائر الصناعات: اور اس نے (اشیاء کی) معرفت ایجاد و اختراع اور تمام صنعتیں الہام کردیں۔ (تفسیر الجواہر، ۱ / ۵۲)

پھر موصوف دوسری جگہ اس کی حکمت اور اس کا فلسفہ اس طرح بیان کرتے ہیں:

سخرت له السموات والارضون والبر و البحر و الروض والقفر والجبل و السهل، فعلم الاسماء و الصفات و خواص المخلوقات ليعرفها و تنفعه، ولذلك يقول (و علم آدم الاسماء كلها) و حرى بمن سخرت له الافلاك و قاست بنظامها الاسلاك و من سجدت له

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

العوالم بسجود تسخير و قامت له تعظيما بالتدبير ان يتحلى بالعرفان ليفهمها و ينطق باللغات و ينظمها دعت حاجته الى العوالم فعر فها له مبدعه، :

آدم علیه السلام کے لئے ارض و سماء، بر و بحر، چٹیل میدان و مرغزار، بیابان و کہسار سب مسخر کر دئیے گئے۔ پس اس نے مخلوقات کے تمام اسماء اور خواص و صفات کا علم آدم کو دے دیا، تاکہ وہ ان اشیاء کو اچھی طرح پہچان لے اور ان سے فائدہ اٹھائے۔ اس لئے ارشاد ہوا (اور اس نے آدم کو تمام اسماء کا علم دے دیا) اور اس ہستی کے لئے — جس کی خاطر تمام افلاک و اجرام مسخر کر دئیے گئے ہوں، تمام خطہ ہائے ارضی کو اپنے نظاموں کے ساتھ آراستہ کر دیا گیا ہو، اور تمام عوالم اس کو تسخیری سجدہ کرکے اس کی تعظیم و تکریم پر کمربستہ ہو چکے ہوں — بہتر و مناسب تھا کہ وہ ان سب کا عرفان حاصل کرلے، تاکہ وہ ان کو اچھی طرح سمجھ کر اپنی زبان میں ان کا نطق کرے اور انھیں منظم کرے۔ اسی وجہ سے اس کو ان موجودات کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ لہذا خلاق عالم نے ان تمام چیزوں کا تعارف آدمؑ سے بخوبی کرادیا۔ (ایضاً، ۱ / ۵۳)

چند حقائق و معارف :

یوں تو سورۂ بقرہ کی ان آیات میں ہمارے لئے بہت سے اسباق و بصائر ودیعت کر دئیے گئے ہیں، مگر میں اس موقع پر خلافت ارض کے تعلق سے صرف چند حقائق کے بیان و استنباط پر اکتفا کروں گا۔

۱۔ انسان کو سب سے پہلا جو علم دیا گیا وہ علم اشیاء ہے۔ یعنی تمام موجودات عالم اور ان کی خصوصیات و امتیازات کا علم۔ اس کو ہم مختصر طور پر ''علم الاسماء،، یا ''علم کائنات،، کہہ سکتے ہیں۔ موجودہ دور میں سائنس جن چیزوں سے بحث کرتی ہے وہ یہی موجودات عالم ہیں، اور جو باتیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بیان کرتی ھے وہ یہی ''اشیاء کے آثار و خواص،، ھیں ۔ طبیعیات (فیزکس) کیمیا (کیمسٹری) حیاتیات (بایولوجی) ارضیات (جیولوجی) اور فلکیات (اسٹرونومی) وغیرہ تمام سائنسی علوم کا دائرہ مادی چیزوں (مسمیات) اور ان کے خصوصیات و امتیازات یا ''آثار و خواص (اسماء) ھی کے گرد گھومتا ھے ۔ لہذا ''الاسماء،، کو علی وجہ‌البصیرت سمجھنا سائنسی علوم کے وقوف پر موقوف ھے ۔ سائنس نام ھے دنیا میں پائی جانے والی مادی اشیاء اور ان کی ساخت و پرداخت کے مطالعہ کا ۔

۲ ۔ ''تعلیم اسماء،، کا تعلق ''خلافت ارض،، سے ھے ۔ ان دونوں کا بیان ان آیات میں ساتھ ساتھ آیا ھے اور ان دونوں کا آپس میں بہت گہرا ربط و تعلق ھے، جیسا کہ شیخ طنطاوی جوھری کے اوپر نقل کردہ اقتباس سے ظاھر ھورھا ھے ۔ ظاھر ھے کہ جب تک انسان اشیائے عالم کی حقیقت، ان کی ساخت و پرداخت ان کے اعمال و وظائف اور ان کی طبعی و نوعی خصوصیات سے بخوبی واقف نہ ھوجائے ان سے مستفید نہیں ھو سکتا اور انہیں مسخر کرکے ان میں ودیعت شدہ قوتوں کو کام میں نہیں لا سکتا ۔ جب وہ موجودات عالم سے مستفید نہیں ھوگا اور ان کی قوتوں کو زیر نہیں کرے گا تو اس کا خلیفہ ھونا ایک بے معنی بات ھوگی اور خلافت کے دیگر تمام مقاصد فوت ھو جائیں گے ۔ (تفصیل آگے آرھی ھے) چنانچہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رح اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ھیں :

''پھر دوسرا جواب حکیمانہ انداز سے آدم علیہ السلام کی فرشتوں پر ترجیح، اور مقام علم میں آدمؑ کے تفوق کا ذکر کر کے دیا گیا، اور بتلایا گیا کہ خلافت ارضی کے لیئے زمینی مخلوقات کے نام اور ان کے خواص و آثار کا جاننا ضروری ھے اور فرشتوں کی استعداد اس کی متحمل نہیں،، ۔ (معارف القرآن، ۱ / ۱۸۷)

صاحب تفسیرالجواھر تحریر فرماتے ھیں :

فمن لم یقدر علی معرفۃ مراتب الاشیاء لا یستحق ان یکون خلیفۃ علیھا :

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو هستی اشیائے عالم کے مراتب سے ناواقف هو وہ ان اشیاء پر خلیفه هونے کی مستحق نهیں هو سکتی ۔

۳ ۔ حضرت آدم ع کو تمام اشیاء کا علم سکھانے والا خود الله تعالی هے، جو بنص قرآنی معلم اول هے (و علم آدم الاسماء کلها) ۔ اس سے یه اشاره نکلتا هے که الله تعالی نے اپنے منصوبے کے مطابق اولاد آدم میں یه صلاحیت رکھ دی هے که وہ ''اشیائے عالم اور ان کے خواص،، کا علم حاصل کریں ۔ اس لحاظ سے اولاد آدم مظاهر کائنات کا علم بتدریج حاصل کرکے گویا ''تعلیم الهی،، کی تصدیق کر رهے هیں ۔

صاحب تفسیر المنار تحریر فرماتے هیں :

''الله تعالی نے آدمع کو تمام باتیں بتادیں ۔ اس سے کوئی فرق نهیں پڑتا که الله نے ان کو یه تمام باتیں خواہ ایک هی وقت میں یا متعدد مرتبه بتائی هوں ۔ الله هر چیز پر قادر هے ۔ یه علمی قوت و استعداد هر آدمی میں عام هے ۔ اس لئے یه لازم نهیں آتا که آدم کی اولاد اشیائے کائنات کو پہلے هی دن جان لیں ۔ انسانوں میں اس قوت کے اثبات کے لئے اتنی هی بات کافی هے که ان کو بحث و استدلال کے ذریعه اشیاء کی معرفت حاصل هو جاتی هے ،، ۔

۴ ۔ حسب بالا بیان کے مطابق آدمع اور اولاد آدم کے علم میں بین فرق یه هے که حضرت آدمع کا علم ''لدنی،، تھا ۔ یعنی وہ علم جو کسی کو بارگاہ الهی کی جانب سے بغیر کسب یا مشقت عطا کیا جاتا هے ۔ اس کے برعکس اولاد آدم کا علم کسبی هے۔ یعنی وہ علم جو محنت و مشقت کے ذریعے حاصل کیا جائے ۔ مگر اس کی صلاحیت الله تعالی نے تمام اولاد آدم میں روز ازل هی میں رکھ دی تھی تاکه اولاد آدم اشیائے کائنات کی تسخیر کرکے خلافت کی ذمه داریوں سے عهده بر آ هو سکیں ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵ - مظاہر فطرت اور ان کے نظاموں کا علم حاصل کرنا غیر اسلامی، یا ناجائز، یا غیر ضروری یا بےکار و بے فائدہ نہیں، بلکہ وہ عین ''تعلیم الہی،، اور منشائے خلافت کے مطابق ہے ۔

٦ - تفسیر بیضاوی اور تفسیر الجواہر کی تصریحات کے مطابق (و علم آدم الاسماء کلھا) کی وسعت اور اس کے اقتضاء میں تمام علوم و فنون بھی داخل ہیں، جن کو موجودہ زبان میں سائنس اور ٹکنالوجی کہا جا سکتا ہے ۔

سائنس اور ٹکنالوجی کیا ہے ؟ مادہ اور اس کی قوتوں سے استفادہ ۔ مثلاً مختلف مصنوعات، کیمیائی مرکبات، انواع و اقسام کے سامان تمدن کی تیاری اور برق و بھاپ کو قابو میں کرکے مختلف میدانوں میں بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانا ۔ چنانچہ آج دنیا میں جتنی بھی صنعتیں کام کر رہی ہیں اور ان سے جو معاشی و تمدنی فوائد حاصل ہو رہے ہیں وہ انھی علوم کی ترقی کی بدولت ہیں ۔

۷ - علم الاسماء یا دوسرے لفظوں میں سائنس اور ٹیکنالوجی میں مہارت حاصل کیئے بغیر موجودہ دور میں خلافت ارض کے تقاضے پورے نہیں ہوسکتے ان دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ (مزید تفصیل آگے آرہی ہے)

۸ - اس سے علم کی فضیلت تو ثابت ہوتی ہی ہے ، مگر خصوصیت کے ساتھ علم تکوین کی اہمیت بھی ۔ اس علمی برتری ہی کی بدولت انسان مسجود ملائکہ بنایا گیا ۔

۹ - مادہ پرست اور خدا بیزار لوگ کہتے ہیں کہ مذہب و اخلاق ماحول کی پیداوار ہیں۔ ابتداءً انسان نے جب جنم لیا تو اپنے چاروں طرف ایک عجیب و غریب ماحول اور خوفناک مظاہر دیکھ کر ڈر گیا ۔ اور انہیں رام کرنے اور ان کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے انہیں پوجنا شروع کر دیا ۔ اس طرح بزعم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خود مذہب کی ابتداء ہوئی اور رفتہ رفتہ خدا کا تصور پیدا ہوا۔

مگر آدمؑ کو علم الاسماء دیا جانا اس بات کی تردید ہے۔ دنیا کا پہلا انسان جہل و دہشت کے تاریک اور ہیبتناک ماحول میں نہیں بلکہ علم و معرفت کے اجالے اور اس کی تیز روشنی میں نمودار ہوا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ''علم الاسماء،، کی مشعل تھمادی گئی تو دوسرے ہاتھ میں ''تسخیر اشیاء،، کے آلات دے دئے گئے۔ تاکہ وہ ان دونوں کی مدد سے خلافت کے میدان کو سر کرے۔

غرض آدمؑ کو ابتداء ہی میں تمام اشیاء کا علم دے دینے کی ایک غرض یہ بھی تھی کہ وہ ان مظاہر سے کسی قسم کا خوف یا دہشت محسوس نہ کرے۔ گویا کہ ہر چیز کا تعارف شروع ہی میں کرا کے شرک اور مظاہر پرستی کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔

۱۰۔ ''علم الاسماء،، کی تحقیق کرنا دراصل ''خدا کے کاموں،، یا خدا کی پیدا کردہ مخلوقات کو سمجھنے کی کوشش کرنا ہے جو بطور ''ربوبیت،، اس کائنات اور اس کے حیرت انگیز نظاموں میں جاری و ساری ہیں۔ اس لحاظ سے ''خلیفہ،، کا ایک کام اور اس کا ایک فریضہ یہ بھی ہے کہ وہ علم الاسماء یا ''نظام ربوبیت،، کی تحقیق اور ان کے اسرار سر بستہ کی نقاب کشائی کر کے مشرک اور بے دین لوگوں کی رہنمائی کرے، جن کو مظاہر کائنات کے سمجھنے میں دھوکا ہوا ہے یا جن سے وہ غلط نتائج اخذ کرتے ہیں۔

۱۱۔ علم الاسماء کی تحقیق کا سب سے اہم مقصد معرفت الٰہی کا حصول ہے۔ یعنی نظام ربوبیت کی تحقیق کے نتیجے میں خدائے تعالی کی بے مثال صفات مثلاً اس کی وحدانیت، قدرت، ہمہ دانی (علم ازلی)، حکمت و مصلحت، مخلوق پروری، رحمت و رأفت اور اس کی عجیب و غریب منصوبہ بندی کا بھرپور نظارہ و مشاہدہ ہو جاتا ہے، جو وحدت الشہود کی منزل ہے۔ اور اس منزل تک پہنچ جانے کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعد انسان کو فکری اعتبار سے کسی بھی طرح بھٹکنے کا موقع باقی نہیں رھتا۔

۱۲ - اس تفصیل سے یہ حقیقت واضح ھوجاتی ھے کہ اللہ تعالی کو کائنات کی تمام اشیاء اور اس کی تمام جزئیات کا علم — ان کے خالق و ناظم اور مدبر و مربی ھونے کی حیثیت سے — حاصل ھے، ورنہ یہ تعلیم (تمام اسماء کی) ممکن نہ ھوتی ۔ اس سے بہت سے فلاسفہ اور ان کے متبعین کی باطل خیال آرائیوں کی تردید بھی مقصود ھے کہ اللہ تعالی کو جزئیات عالم کا علم نہیں ھے ۔

۱۳ - اس سے یہ بھی مترشح ھوتا ھے کہ پوری کائنات اور اس کے تمام مظاھر ایک نظم و ضبط کے پابند ھیں اور ان کے اصولوں میں کوئی تغیر و تبدل نہ ھورھا ھے اور نہ ھو سکتا ھے ۔ یعنی روز ازل میں اللہ تعالی نے ان مظاھر کے جو ضوابط مقرر کر دئے تھے ان میں مرور ایام کے باعث کوئی رد و بدل ممکن نہیں ھے ۔ جن مظاھر یا موجودات کے جو آثار و خواص دور آدم (یا اس سے پہلے) متعین کر دئے گئے تھے وھی اب تک برابر چلے آرھے ھیں، جن سے موجودہ انسان بتدریج آگاھی حاصل کر رھا ھے ۔

۱۴ - یہیں سے یہ اصول بھی نکلتا ھے کہ علم دین اور علم فطرت میں اصلاً کوئی تعارض و تضاد نہیں ھو سکتا ۔ کیونکہ دونوں ایک ھی سر چشمہ سے نکلے ھوئے اور ھر دو ایک ھی مبدء فیض کی جانب سے تعلیم کئے ھوئے ھیں ۔

۱۵ - ان آیات کریمہ کا منشا اور تقاضا یہ معلوم ھوتا ھے کہ اولاد آدم خصوصاً ''مسلمان،، دنیا کی تمام چیزوں اور کل موجودات عالم کا علم حاصل کریں اور عصر جدید کے تقاضوں کے مطابق دینی و دنیوی ھر حیثیت سے عالم انسانی کی رھنمائی کریں ۔

۱۶ - حیرت کی بات ھے کہ جب ھم قرآن کریم میں ان آیات کو پڑھتے ھیں تو بہت خوش ھوتے ھیں اور اس بات پر فخر کرتے ھیں کہ ھمارے ''باپ،،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے فرشتوں کے سامنے تمام اسماء گنوا کر اپنی برتری ظاہر کردی اور اپنی فضیلت کا سکہ بٹھا دیا ۔ مگر یہ کبھی کوشش نہیں کرتے کہ اپنے باپ کا یہ علم حاصل کرکے صحیح معنی میں اس کے ''وارث،، بنیں اور اس میدان میں اقوام عالم پر اپنی فضیلت و برتری ثابت کریں ۔ جب کہ دوسری قومیں یہ علم صحیح طور پر حاصل کرکے نہ صرف آفاق عالم پر اپنی برتری کا جھنڈا لہرائے ہوئے ہیں بلکہ زندگی کے ہر میدان میں ہم کو نیچا دکھا رہی ہیں ۔

۱۷ - جب حضرت آدمؑ سے کہا گیا کہ ''تم ان کو تمام موجودات عالم کے نام بتادو،، تو انہوں نے یہ تمام نام بتا دئیے ۔ مگر آج مسلمانوں کے سامنے جب ''چیزوں کے نام،، آتے ہیں تو وہ یا تو وحشت زدہ ہوجاتے ہیں یا ان کو ''غیر اسلامی،، یا ''علم غیر،، کہہ کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں (محنت و مشقت کے ذریعہ ان اشیاء کے آثار و خواص کو خود سے دریافت کرنا تو بہت دور کی بات ہے) ۔ حالانکہ ان تمام اشیاء، ان کے خواص، ان کے اعمال اور ان کی کارکردگیاں انہیں ازبر ہونا چاہئیے تھا ۔ جیسا کہ اس آیت کریمہ سے مترشح ہو رہا ہے :

قال یا آدم انبئھم باسمائھم فلما انبأھم باسمائھم : ارشاد ہوا کہ اے آدمؑ تم ان کو تمام چیزوں کے نام بتادو تو انہوں نے ان کے نام فرشتوں کو بتادئیے

۱۸ - خلاصہ یہ کہ روئے زمین پر ''خلیفہ،، وہی ہو سکتا ہے جو ''علم الاسماء،، یا ''علم آدم،، کا صحیح معنی میں وارث ہو ۔ یہ ان آیات کریمہ کا عقلی و منطقی نتیجہ ہے ۔ اب مسلمان غور کریں کہ وہ اپنے باپ کے اس علم سے کہاں تک بہرہ‌ور ہیں اور خلافت ارض کے تقاضوں کو کہاں تک پورا کر رہے ہیں ؟ (۱)

---

۱ - مضمون نگار کا یہ بیان مجمل ہونے کے باعث محل نظر ہے اور اس کے اخذ کردہ نتیجے سے اختلاف کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن آئندہ صفحات سے جہاں تفصیل ہے وضاحت ہو جاتی ہے ۔ (مدیر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علم‌الاسماء کی تفصیل:

زمانہ قدیم کا انسان صرف زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، ھوا ،پانی حجر، شجر، مٹی، حشرات الارض، گائے، بیل، بکری، اونٹ، گھوڑا، گدھا، ھاتھی، کتا، بلی،، شیر، لومڑی، جنگل، پہاڑ، لوھا، ،تانبا، پیتل، سونا، چاندی، دریا، سمندر، مچھلی، پرندے، چاول، گیہوں، دال، سبزی، گوشت، انڈا، دودھ اور دھی وغیرہ وغیرہ ھی سے واقف تھا یا چند زراعتی، تمدنی اور جنگی آلات و اوزار وغیرہ سے ۔

مگر آج کا انسان ایٹم، الکٹرون، پروٹان، نیوٹران، پوزیٹران، ڈیوٹران، فوٹان، ھائڈروجن، آکسیجن، نائٹروجن، کاربن، پوٹاشیم، میگنیشیم، ریڈیم، یورینیم (تمام ۹۲ قدرتی عناصر)، برق، بھاپ، ایٹمی قوت، ایٹمی شعائیں، لا شعائیں کائناتی شعائیں، پروٹوپلازم، امیبا، پروٹوزوا، جینز کروموسوم، کلوروفل، کلوروپلاسٹ، انزائم، مائٹوکانڈریا، ھیمو گلوبین، پروٹین، کاربو ھائڈریٹ، وٹامن، آکسیجن، کاربن ڈائی آکسائیڈ، گلوکوز، پینسلین، مختلف قسم کی کیمیائی ایسڈ اور ان کے مرکبات، ربر اور اس کی مصنوعات، پلاسٹک اور اس کی مصنوعات، مختلف کیمیائی کھادیں اور اودیات، نئی نئی دھاتوں اور ان کی مصنوعات، الکٹرانک اشیاء و آلات، پٹرول اور اس کی مصنوعات، بے شمار قسم کے مشینوں اور کل پرزے، تھرمامیٹر، بیرومیٹر، فلاسک، ریفریجیریٹر، ٹرین، موٹر، ھوائی جہاز، ریڈیو، ٹیلی فون، برقی و لاسلکی آلات، ٹیلیکس، ٹیلی پرنٹر، راکٹ، اور خلائی جہاز وغیرہ وغیرہ سے بھی واقف ھے ۔

آج کا انسان روئے زمین پر سوا ملین (ساڑھے بارہ لاکھ) کے قریب حیوانات و نباتات کے وجود کا پتہ لگا کر ان کے آثار و خواص کا مطالعہ کر رھا ھے ، جو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

''حیاتیات،، کے دائرہ میں آتے ھیں(۱) ۔ اس طرح آج کرہ ارض پر پائے جانے والے دو لاکھ کے قریب ''غیر نامیاتی مرکبات،، اور چالیس لاکھ کے لگ بھگ ''نامیاتی مرکبات،، سے واقف ہو چکا ھے،(۲) جن کا مطالعہ علم کیمیا کے تحت کیا جاتا ھے ۔ اسی طرح سمائے دنیا میں پائے جانے والے لاتعداد ستارے اور سیارے اور اربوں کہکشاؤں کے نظاموں اور ان کی خصوصیات کا مطالعہ علم فلکیات کے تحت کیا جاتا ھے ۔

اس لحاظ سے تحقیقات کا دائرہ جیسے جیسے آگے بڑھ رہا ھے موجودات عالم یا خدا کی مخلوقات کی تعداد میں بھی برابر اضافہ ھوتا جا رہا ھے ۔ دوربین اور خورد بین کی ایجاد کے بعد تو ھمارے سامنے نئے نئے جہانوں کے ظہور کا ایک تانتا سا بندھ گیا ھے اور ایسے ایسے حقائق منظر عام پر آرھے ھیں، جن کے ملاحظہ سے حیرت ھوتی ھے ۔

جس طرح قدیم چیزوں سے واقفیت ''علم الاسماء،، میں داخل تھی اسی طرح جدید سے جدید تر تمام چیزوں سے واقفیت بھی علم الاسماء میں داخل ھے ۔ بلکہ قیامت تک جتنی بھی نئی نئی چیزیں اور ان کے خواص دریافت ھوتے جائیں گے وہ سب کے سب علم الاسماء ھی کے دائرہ میں ھوں گے، جن کے دریافت کی صلاحیت خلاق فطرت نے روز ازل ھی میں حضرت آدمؑ کے توسط سے بالقوۃ تمام انسانوں میں رکھ دی تھی ۔

---

۱ ۔ ملاحظہ ھو کتاب :

Asimov's guide to Science, vol. 2, pp. 304, 1978, London.

۱۸۰۰ء میں حیوانات و نباتات کی دریافت شدہ تعداد صرف ستر ہزار تھی، جب کہ یہ تعداد آج بارہ لاکھ سے تجاوز کر چکی ھے ۔ کھوج برابر جاری ھے۔ اور دن بدن نئے نئے انواع حیات علم انسانی میں آرھے ھیں۔ اس لحاظ سے مخلوقات الٰہی کی صحیح تعداد کا علم صرف خالق ارض و سما ھی کو ھو سکتا ھے ۔

۲ ۔ علم کیمیا، حصہ دوم، ص ۱۵۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آج کا مسلمان چند وجوهات کی بنا پر ان جدید علوم و فنون یا علم الاسماء سے بچھڑا ہوا ہے :

۱ - آزاد اور علم دوست مسلم حکومتوں کے زوال کے باعث ان علوم میں تحقیق و تفتیش اور طالع آزمائی کا ذوق و جذبہ دلوں سے جاتا رہا -

۲ - بعض تاریخی اسباب کی بنا پر دین اور دنیا کی تقسیم عمل میں آئی تو علماء نے دین کی حفاظت کے خیال سے دنیوی علوم سے کنارہ کشی ہی میں اپنی عافیت سمجھی -

۳ - دین اور دنیا کی اس غلط تقسیم کا نتیجه یه ہوا که ''علم الاسماء،، کا دیپ اپنوں کے بجائے غیروں کے آستانوں پر جلنے لگا - نتیجه یه ہوا که ہم اس کی روشنی سے بھی بدکنے اور دور بھاگنے لگے - اس طرح یه علم اب ہمارے لئے بالکل اجنبی اور ''علم غیر،، ہو کر رہ گیا -

۴ - جدید علوم سے بیگانگی کی بدولت ان علوم سے پیدا ہونے والے علمی، معاشرتی اور تمدنی مسائل سے بھی بیگانگی عمل میں آئی - جس کا نتیجه یه ہوا که اسلام بھی ماضی کی نشانی اور فرسودگی کی علامت سمجھا جانے لگا حالانکه وہ ایک زندہ اور ابدی مذہب ہے اور ہر دور میں زندگی کے تمام مسائل حل کر سکتا ہے - کوتاہی جو کچھ ہے وہ ہماری اپنی ہے اسلام کی نہیں -

بہر حال ان اصطلاحات کی وسعت یا ''ناموں کی کثرت،، کا اندازہ آپ اس سے کر سکتے ہیں که سائنسی علوم کی بے انتہاء ترقی اور پھیلاؤ کی بدولت خود ان علوم (طبیعیات، کیمیا، حیاتیات اور ارضیات وغیرہ) میں سے اب ہر علم و فن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی لغات تک الگ الگ تیار ہونے لگی ھیں ۔ مثال کے طور پر ادارہ Penguin Books London کی تیار کردہ مختلف سائنسی لغات ملاحظہ ھوں، جن میں سے ھر ایک کئی کئی ھزارالفاظ و اصطلاحات پر مشتمل ھے ۔

پھر اسی طرح ان علوم میں سے ھر علم کثرت مباحث کے باعث مزید شاخ در شاخ تقسیم ھوتا جا رھا ھے، مثلاً حیاتیات ھی کو لے لیجئے جسکی بیسیوں شاخیں وجود میں آچکی ھیں ۔

علم الاسماء ، حقیقت الاسماء نہیں :

اس موقع پر ایک علمی حقیقت کا سمجھ لینا بھی بہت ضروری ھے ۔ عصر جدید کی بے مثال علمی ترقی، جدید سے جدید تر بے شمار علوم و فنون کی تحقیق و تدوین اور مادی اشیاء کے ھزاروں جزئیات و خصوصیات اور ان کی باریکیوں کا علم حاصل کر لینے کے باوجود انسان اب تک ان چیزوں کی اصل حقیقت و ماھیت یا ان کے باطنی اسرار و احوال کا ادراک نہیں کر سکا ھے ۔ بلکہ اس کا علم محض ان چیزوں کے ''ظاھری آثار و خواص،، ھی تک محدود ھے ۔

چنانچہ علامہ سید سلیمان ندوی رح نے اس آیت کریمہ ''و علم آدم الاسماء کلھا،، سے خوب استنباط فرمایا کہ آدم کو صرف اسماء کا علم دیا گیا تھا اصل حقائق کا نہیں ۔ اور انسان کا علم آج بھی وھی ھے جھاں وہ روز اول تھا ۔

(ماخوز بقدر تغیر از سیرت النبی، ۴ / ۰۹۴)

مطلب یہ کہ انسان کو پہلے ھی دن جو نام بتادئے گئے تھے (خواہ وہ مسمیات کے ھوں یا آثار و خواص کے) آج کا انسان باوجود اپنی ھمہ جہتی علمی ترقی کے اس پر ایک تنکے کے برابر بھی اضافہ نہیں کر سکا ھے ۔ انسان اشیائے عالم کا جس باریک بینی اور دقت نظر سے تجزیہ کرتا جارھا ھے اس کے سامنے نئی نئی چیزیں (مختلف اجزاء و عناصر کے روپ میں) جلوہ گر ھوتی جارھی ھیں، جن کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ظاهری افعال و خواص سے تو وہ مستفید ہورہا ہے مگر ان کے باطنی حقیقت و کیفیت سے وہ نا آشنائے محض ہے۔

مثلاً انسان مادہ کی سب سے چھوٹی اکائی جوہر (ایٹم) اور اس کے اجزاء (الکٹران، پروٹان اور نیوٹران) اور مختلف ایٹمی مرکزوں سے خارج ہونے والی شعاعیں : الفا شعاعیں بیٹا شعاعیں اور گاما شعاعیں وغیرہ سب کا علم نہایت درجہ مشقت اور باریک بینی کے ساتھ حاصل کر چکا ہے۔ اور اس حقیقت کا بھی پتہ لگا چکا ہے کہ الکٹران میں منفی برقی چارج اور پروٹان میں مثبت برقی چارج ہوتا ہے۔ مگر وہ اس راز پر سے پردہ نہ اٹھا سکا کہ یہ برقی چارج آخر ہے کیا اور وہ کس طرح کام کرتا ہے ؟ مثبت اور منفی چارج کی کیا خصوصیات ہیں اور ان کی تعریف کیا ہے ؟ واضح رہے کہ مثبت اور منفی کے ''نام،، محض ان کی باہمی کشش و دفع کرنے کے ایک ''ظاہری خاصیت،، کی بنا پر رکھا گیا ہے ورنہ ان کی صحیح منطقی تعریف ممکن نہیں۔ اور نہ ہی ان برق پاروں کی اصلیت معلوم ہے۔

یہ تو ان برق پاروں کا حال ہوا جن سے دنیا کے تمام عناصر کی تشکیل ہوئی ہے۔ اب خود ان عناصر اور ان کے ''کیمیائی تغیرات،، کو دیکھئے تو اور زیادہ حیرت ہوتی ہے۔ عناصر کی دنیا طلسم ہوشربا سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے۔

غرض اب تک جتنے بھی عناصر اور ان کے اجزاء دریافت ہو چکے ہیں وہ سب محض ''نام ہی نام،، ہیں(۱)۔ اس عالم میں آب و گل میں جتنی بھی چیزیں

۱۔ مثلاً ہائیڈروجن، آکسیجن، نائٹروجن، کاربن، سوڈیم، کیلشیم، میگنیشیم وغیرہ۔ ان عناصر کی خصوصیات مفرد طور پر کچھ ہوتی ہیں تو مرکب ہونے کے بعد کچھ اور ہو جاتی ہیں۔ اور انسان یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ ایسا کیوں اور کس طرح ہو جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور جتنے بھی ''کیمیائی تغیرات،، (مختلف عناصر کے باھمی ملاپ سے وجود میں آنے والے سالمات) پائے جاتے ھیں، ان کی صحیح تعلیل و توجیہہ نہیں ھوسکتی اور کوئی قطعی و یقینی علم حاصل نہیں ھوتا ۔ اس حقیقت عظمی کا اظہار صحیفہ ابدی میں اس طرح کیا گیا ھے :

وما اوتیتم من العلم الا قلیلا : اور تم کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ھے ۔

جن چیزوں کو ھم سائنسی ادب یا اپنی بول چال میں ''حقائق اشیاء،، یا ''اسرار سربستہ کی جستجو،، وغیرہ کہتے ھیں، وہ دراصل مادی اشیاء کے محض چند ظاھری پہلو ھوتے ھیں، جن کو دریافت کر کے انسان خوش ھوجاتا ھے کہ اس نے ''حقائق،، پر سے پردہ اٹھا دیا ۔ حالانکہ اصل حقائق کے مقابلے میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ھوتی ۔ اس کو قرآن حکیم اپنے بلیغ اسلوب میں ''علم قلیل،، سے تعبیر کرتا ھے ۔ یہ بھی محض انسان کی دلداری اور اس کی ھمت افزائی کے طور پر ھے کہ کہیں وہ اپنی تحقیق و تفتیش سے بددل نہ ھوجائے ۔

حقیقت یہ ھے کہ انسان صرف اشیاء کے ''ناموں،، (الاسماء) اور ان کی ''ظاھری کارکردگیوں،، (علم قلیل) ھی سے واقف ھے، ان کی اصل حقیقت و ماھیت (وہ باطنی اسرار جو امور غیب میں داخل ھیں) سے واقف نہیں ۔ اور اس میں راز یہ ھے کہ تمام چیزوں کی حقیقت سے واقف ھوکر کہیں یہ ذرہ خاک خودسر نہ بن جائے یا خدا کی برابری کا دعوی نہ کرنے لگ جائے ۔ بلکہ اس کو اپنی کمزوری اور بے بسی کا شدید احساس ھوتا رھے ۔ تاکہ وہ اپنے سے ایک برتر ھمہ دان و ھمہ بین ھستی کے وجود کا اعتراف کرکے (جس کا مشاھدہ اس عالم مادی میں قدم قدم پر ھو رھا ھے) اس کے حضور میں سجدہ ریز ھوسکے ۔ یہی وجہ ھے کہ وہ ''مادہ،، میں ودیعت شدہ فوائد سے تو مستفید ھو سکتا ھے مگر وہ کسی بھی طرح مادہ کی ''آخری حقیقت،، معلوم نہیں کر سکتا ۔ یہ علم اصلی و حقیقی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صرف اس کے خالق و مالک (جل جلالہ) ھی کو ھو سکتا ھے ۔

و عندہ مفاتح الغیب لایعلمھا الا ھو: اور اسی کے پاس ھیں مخفی چیزوں کی (تمام) کنجیاں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا ۔ (انعام ٥٩)

یہ اس عالم مادی کی ایک عظیم ترین حقیقت اور سر الہی ھے ، جس کے اعتراف سے کسی بھی وسیع النظر عالم، محقق اور فلسفی کو چارۂ کار نہیں ھے ۔ مثال کے طور پر ھربرٹ اسپنسر کہتا ھے :

''علم طبیعی ھم کو ایک محدود دائرہ تک لے جاتا ھے، جس سے ھم آگے جا نہیں سکتے اور سبب اول اور اس کی حقیقت کا ادراک کر نہیں سکتے،، ۔
(منقول از تفسیر الجواھر، ١ / ٣٥)

دور جدید کے سب سے بڑے فلسفی اور مادہ پرست برٹرنڈرسل تک کو اقرار و اعتراف ھے کہ مادی علوم کی ترقی جس رفتار سے ھو رھی ھے اسی نسبت سے جہل میں بھی اضافہ ھوتا جا رھا ھے ۔ چنانچہ وہ کہتا ھے :

''سائنس کی حالیہ ترقیوں نے ایک بہت بڑی تکلیف دہ صورت حال سے دو چار کر دیا ھے کہ ھر ترقی ھمارے علم کو اس سے بھی کم کر دیتی ھے جتنا ھم پہلے حاصل سمجھتے تھے،، (١) ۔

مختصر تاریخ سائنس کا مولف سر ڈبلو، سی، ڈامپیرس لکھتا ھے :

''علم کا دائرہ جتنا وسیع ھوتا جا رھا ھے اتنا ھی عدم علم یا نامعلوم کا رقبہ بھی وسیع تر ھوتا جا رھا ھے ۔ اور جتنا زیادہ ھم نامعلوم میں گھستے ھیں اتنا ھی جو کچھ ھم کو وھاں ملتا ھے اس کو صاف و سادہ، قابل فہم الفاظ

---

١ ۔ (بحوالہ مذھب اور سائنس ص ١٤٦)

1. Will to Doubt,

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں بیان کرنا دشوار ہوتا ہے،، (۱) -

حاصل یہ کہ انسان کا علم روز اول ہی سے ''علم الاسماء،، تک محدود ہے، وہ ''حقیقۃ الاسماء،، تک نہیں پہنچ سکا اور نہ کبھی پہنچ سکتا ہے - (جاری)

۱ - (بحوالہ مذہب اور سائنس) A short History of Science, by sir W. E. Dampiers.

© rasailojaraid.com